خطبہ جمعہ

بعنوان

عورت مارچ اور تہذیبِ مغرب

سلسلة منبر الحكمة

294

بتاریخ: 04مارچ 2022

بمطابق: ٢ شعبان، ١٤٤٣ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

①......فری سوسائٹی (اباحیت مطلقہ)،مغربی تہذیب کی بنیاد

②......عورت مارچ اور مغربی تہذیب

③......مغربی تہذیب، خدائی قانون سے بغاوت

④......تہذیب مغرب، ایک نظریاتی جنگ

⑤......قرب قیامت پیش گوئیاں

⑥......تہذیب مغرب کے بالمقابل اشاعت اسلام

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [الاعراف:27]

﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرۃ:169]

تمھید

مغربی تہذیب میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جسے شرافت، حیاء اور انسانیت کی خیر خواہی قرار دیا جا سکے، بلکہ مغربی کلچر کی جملہ اقدار وہی ہیں جو جاہلیت قدیمہ کا حصہ رہ چکی ہیں۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے جاہلی کلچر سے انسانی معاشرہ کو نجات دلائی ہے۔ اگر اجمالی طور پر جاہلی اور مغربی روایات اور تہذیب پر ایک نظر ڈالیں تو وہ کچھ یہ ہیں:

①......: بت پرستی اور شرک کے مظاہر۔ ②......: سودی نظام اور سود خوری کا جواز۔ ③......: زنا کاری اور بے حیائی۔ ④......: ناچ گانا اور الآت موسیقی۔ ⑤......: کہانت اور بدشگونی۔ ⑥......: لواطت اور ہم جنس پرستی۔ ⑦......: جوا و سٹہ بازی۔ ⑧......: شراب نوشی اور قتل و غارت۔ ⑨......: اور بے پردگی و عریان تہذیب وغیرہ۔

آج بھی نسلی و لسانی عصبیت مغربی تہذیب کی نمایاں علامات ہیں۔ حتیٰ کہ جو لوگ ویسٹ کلچر کے دفاع اور جواز

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں جو دلائل پیش کرتے ہیں، وہ بھی وہی ہیں جو جاہلیت قدیمہ کے علمبردار پیش کیا کرتے تھے، مثلاً:

①......بے پردگی اور عریانی کو فطرت اور نیچر کہا جاتا ہے۔ جب کہ جاہلیت کے دور میں بیت اللہ کا عریاں حالت میں طواف کرنے والے مشرکین بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر میں فطری حالت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔

②......اسی طرح آج سود کے متعلق باور کروایا جاتا ہے کہ یہ بزنس ہے اور اس کے بغیر بین الاقوامی تجارت میں کامیابی سے نہیں مل سکتی۔ جب کہ سود کے حق میں مشرکین مکہ نے بھی یہی دلیل دی تھی جسے قران کریم نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سود اور تجارت ایک جیسے ہی ہیں۔[البقرة:275]

......جاہلیت قدیمہ کی ہر روایت میرے پاؤں تلے:

اس لیے مغربی تہذیب کی کشمکش میں ہمیں گھبراہٹ کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس بے حیاء، فحاشی پر مبنی ننگی تہذیب کو ہم ایک بار پہلے مکمل شکست دے چکے ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تھا اس وقت عرب معاشرہ میں یہ ساری قباحتیں، عریانیت، فحاشی کا سیلاب اور بدکاری موجود تھی، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے مشن کی کامیابی کا اعلان اور تمام تر جاہلی سود، زنا، قتل وغارت، بے حیائی وفحاشی کی تہذیب اور حقوق نسواں کے استیصال اور ظلم وستم کی ہر روایت کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے فرمایا:

((أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ))

''یاد رکھو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا کوئی اعتبار نہیں۔''

صحيح مسلم: 1218

آج بھی اس جاہلیت جدیدہ کو شکست خوردہ ہونا پڑے گا اور نسل انسانی کا مستقبل اسی تمدن اور ثقافت پر استوار ہے ،جس کی بنیاد آسمانی تعلیمات پر، کتاب وسنت کی تربیت وتزکیہ نفس پر ہے۔

فری سوسائٹی، مغربی تہذیب کی بنیاد

فری سوسائٹی یا اباحیت مطلقہ کا فلسفہ جس پر مغربی تہذیب کی عمارت استوار ہے، جس نے جائز وناجائز اور حلال و حرام کے تمام دائرے اور حدود اللہ کو پامال کرکے غضب الٰہی کی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اس بات کا اندازہ مغربی ممالک کی عدالتی کے ساتھ ساتھ چرچ کے فیصلوں سے لگایا جاسکتا ہے، جو گزشتہ ربع صدی سے ہمارے سامنے آئے ہیں، مثلاً:

①......سوسائٹی میں بغیر شادی کے میاں بیوی کے طور پر اکٹھے رہنے والے جوڑوں کا تناسب پچاس فیصد سے بڑھ گیا ہے اور اس عمل کو قبولیت حاصل ہوگئی ہے، لہٰذا آئندہ سے گناہ نہ کہا جائے اور نہ ہی اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

②......برطانیہ کے ایک ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ میاں بیوی کے طور پر اکٹھے رہنے والے دو ہم جنس پرست

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مرد قانون کی نظر میں میاں بیوی متصور ہوں گے، اس لیے ایک کے مرنے کے بعد دوسرا اس کا وارث قرار پائے گا۔

③......اٹلی کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے مرد کے ساتھ بھی تعلقات قائم کر سکتی ہے، لیکن اسے رات بہر حال خاوند کے ساتھ رہنا چاہیے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مغربی ثقافت کے نام پر بین الاقوامی قوانین کو قبول کر لینے کا مشورہ دینے والے ادارے اور این جی اوز پاکستان سمیت مسلم نوجوان کو کس راستہ پر ڈالنا چاہتی ہیں اور پاکستان میں کس قسم کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے کوشش کر رہے ہیں؟

دراصل مغربی تہذیب کے نمائندے مسلم معاشرے میں بھی زنا کی کھلے عام اجازت، ہم جنس پرستی کی حمایت کا ماحول پیدا کر کے اسے قانونی تحفظ فراہم کرنا، مرد وزن کے ناجائز تعلقات قائم کرنے پر جواز فراہم کرنے کے لیے عورت کو 8 مارچ، آزادی کے نام پر ورغلا کر اُس سے چادر و چار دیواری چھیننا چاہتے ہیں۔

اہل ایمان میں فحاشی کو پھیلانے والوں کا انجام ذکر کرتے فرمان باری ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور:19]

’’بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بےحیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘

......برہنگی، ہر جاہل تہذیب کا جزو لازم:

حقیقت یہ ہے کہ آج مغربی تہذیب کی بنیاد بھی جاہلی معاشرہ کی طرح ہے۔ دور جاہلیت میں عرب لوگ ننگا ہونے کو کوئی معیوب فعل تصور نہیں کرتے تھے۔ مثلا: بغیر پردہ یا اوٹ کے ننگے نہانا، راستے میں ہی بلا جھجک رفع حاجت کے لیے بیٹھ جانا یا محفل میں کسی کے ستر کھل جانے کو وہ عیب نہیں سمجھتے تھے۔

سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے:

((كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الحُمْسَ ، وَالحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ))

’’دور جاہلیت میں حمس کے علاوہ دوسرے لوگ بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے۔ حمس سے مراد قریش اور اس کی اولاد ہے۔‘‘

صحیح البخاری: 1665

زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ شرمناک فعل یہ تھا کہ وہ کعبہ کا طواف بھی ننگے ہو کر کرتے اور وہ اپنے اس فعل کو مذہبی تقدس کا درجہ دیتے تھے۔ واہ! گویا خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد رکھ دیا!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم: 3028

☆...... یہ بدرسم فتح مکہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ختم کی گئی۔ سن 9 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور بعد میں تاکید مزید کے طور پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ چنانچہ حج کے اجتماع میں جو عام اعلان کیا گیا اس کے دو اہم نکات یہ تھے:

1......اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

2......آئندہ کوئی ننگے ہو کر کعبہ کا طواف نہیں کر سکتا۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ))

''اور نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔''

صحیح البخاری: 350

......فحاشی میں مبتلا کرنے کے شیطانی وار:

شیطان کا سب سے پہلا وار یہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے ذریعے فحاشی میں مبتلا کر دے۔ جس کا آغاز کچھ اس طرح کرتا ہے کہ پہلے بے انسان کو بے حجاب اور ننگ ستر کرتا ہے، پھر شرم و حیا کی چادر کو تار تار کر دیتا ہے۔ اس کی مثال سیدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ سے سمجھیں کہ جب ورغلا کر جنت کے پھل کھانے پر وسوسہ ڈالا، تو پھل کھانے کے بعد سب سے پہلے ستر کھلا اور بے حجابی ہوئی، جس کے بعد سیدنا آدم علیہ السلام نے جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو ڈھانپنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا﴾ [الاعراف:27]

''اے آدم کی اولاد! کہیں شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے، جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا، وہ دونوں سے ان کے لباس اتارتا تھا، تاکہ دونوں کو ان کی شرمگاہیں دکھائے۔''

......بے حیائی کا کام، اللہ کا حکم نہیں ہو سکتا:

جاہلیت قدیمہ میں بے حیائی اور بدکاری پر قائم رہنے کے دو عذر بیان کیے گئے ہیں:

1......ہم نے بڑوں کو ایسا کرتے پایا ہے، لہٰذا ہم ان کی تقلید میں ایسا کرتے ہیں۔

2......اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں جب گناہوں سے منع کیا جاتا تو وہ اس پر قائم رہنے کے لیے کہتے ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرتے ہوئے پایا۔جس کے جواب میں کئی دوسری آیات میں بتایا گیا ہے کہ باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے رہنا کوئی دلیل نہیں ہے۔کیوں کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے بھی شیطان کا فریب کھایا تھا، پھر تم باپ کی دلیل کیوں دیتے ہو؟

مزید یہ جواب یہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تو بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے، لہٰذا جس چیز میں بے حیائی پائی جاتی ہو وہ اللہ کا حکم کبھی نہیں ہوسکتا۔

﴿وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [الاعراف:28]

’’اور جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اس پر پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔کہہ دے بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے ذمے وہ بات لگاتے ہو جو تم نہیں جانتے۔‘‘

عورت مارچ اور مغربی تہذیب

مغرب میں خاندان کا نظام ٹوٹ چکا ،مرد وعورت کو آزادی ہے کہ بغیر نکاح کیے اکٹھے رہیں اور بچے پیدا کریں۔ ہرلڑ کے لڑکی کو آزادی ہے کہ جس سے چاہیں باہمی رضامندی سے جنسی اختلاط حاصل کریں۔ہم جنس پرستی کو ہوا دینے کی خاطر عورتوں پر لباس کی کوئی پابندی نہیں ، فحاشی وعریانی یہاں کا فیشن ہے۔عورت عورت سے اور مرد مرد سے نکاح کرسکتا ہے۔محرم رشتوں (ماں بیٹے ،بھائی بہن) کی کوئی پرواہ اور حد بندی نہیں ، بلکہ جنسی تعلق عام ہے، جانوروں اور کھلونوں سے جنسی خواہش پوری جاتی ہے۔ چوک وچورستے میں میل ملاپ عام سی بات ہے۔سوال یہ ہے کہ ہم مسلمان اس حیوانیت کو کیوں اپنے معاشرے میں درآمد کرنا چاہتے ہیں؟

......مادر پدر آزادی، ذمہ دار کون؟

سوچنے کی بات ہے کہ پاکستان میں عورتوں سے میرا جسم میری مرضی والے نعرے کون لگوا رہا ہے؟ یہ صرف وہ لوگ ہیں جو اسلام کی بجائے مغربی فکر وتہذیب کے دلدادہ ہیں، اس لیے کہ کون مسلمان ہے جو نہیں جانتا کہ اسلام کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ کا بندہ ہے، وہ مادر پدر آزاد نہیں، جب کہ مادر پدر آزادی یہ ہے کہ انسان جو چاہے کرے، خواہشات کی تکمیل میں جائز ، ناجائز، حلال وحرام اور نیکی وگناہ کی کوئی پرواہ نہیں۔

نبی مکرم ﷺ نے اسی حقیقت کی پیش گوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ ، لاَ يُبَالِي المَرْءُ بِمَا أَخَذَ المَالَ ، أَمِنْ حَلاَلٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ))

’’لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے مال کیسے حاصل کیا۔حلال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذرائع سے یا حرام طریقوں سے کمایا۔''

صحیح: رواہ البخاری: (2083)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کے متعلق کہا تھا:

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تُو
مجھ کو تو گِلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے

مغربی تہذیب، خدائی قانون سے بغاوت

آج مغربی تہذیب کے بھیانک نتائج ساری انسانیت پر آشکار ہو چکے ہیں کہ انجام کار کے اعتبار سے بدترین اور بے حیائی پر مبنی فعل بدزنا کی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی صراحت اور دوٹوک انداز میں ڈراتے ہوئے اس بے حیائی کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ زناکاری کے تمام رستوں کو بھی مسدود کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا﴾ [الاسراء:32]

''اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بیشک وہ ہمیشہ سے بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ ہم تمام آسمانی شریعتوں کو اس بات پر متفق پاتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی بے حیائی اور گناہ (فواحش) کو حرام اور انسانیت کے لیے زہر قاتل قرار دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [الاعراف: 33]

''کہہ دے میرے رب نے تو صرف بےحیائیوں کو حرام کیا ہے، جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور یہ کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ کہو جو تم نہیں جانتے۔''

......اسلام میں بے حیائی کی روک تھام کے تین ستون:

شریعت اسلامیہ نے انسان کی اس فطری اور خلقی خواہش کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے اس کی تحصیل کا جائز رستہ مقرر کیا ہے۔ شریعت اسلامیہ نے حلال اور پاکیزہ رستہ کے ذریعے جنسی خواہش کی تسکین کا موقعہ فراہم کیا ہے۔ اسلام، دین فطرت ہے جو کسی موقع پر بھی انسان کے فطری اور طبعی جذبات کو سلب نہیں کرتا اور نہ ان کے فطری قوائے کو کچلتا ہے۔ بلکہ وہ ان قوائے فطرت میں بھی نہایت عمدہ نظم ونسق اور ترتیب تنظیم پیدا کرتا ہے اور وہ ہر انسانی قوت کو ایک ستھرے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاکیزہ ماحول میں ان کا طبعی حق مہیا کرتا ہے، تاکہ کوئی فطری قوت اپنے رجحانات کی تحصیل میں کسی حرام فعل کی طرف بڑھے۔

دین اسلام نے بدکاری اور بے حیائی کی روک تھام کے لیے تین بنیادی ستون واضح کیے ہیں:

1......دلوں کی تربیت (تزکیۂ نفس)

2......حدود وعقوبات کی فرضیت

3......اور حلال رستوں کو آسان کرنا اور ایسے طریقوں کا قطعا رستہ مسدود کرنا جو حرام تک پہنچاتے ہوں۔

......فحاشی و بے حیائی کی ہر صورت حرام:

عربی زبان میں فحش کے لفظ میں ہر وہ قول یا فعل ہے جو قباحت و ناپسندیدگی میں حد سے بڑھا ہوا ہو، مثلاً: زنا، اور شدید بخل وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہر کام کو، خواہ وہ ظاہر ہو یا چھپ کر حرام قرار دیا ہے۔ مثلاً: زنا یا قوم لوط کی حرکتیں کرنا۔ یا چھپ کر زنا اور چوری کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾ [الاعراف:151]

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو، ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی اور بے حیائیوں کے قریب نہ جاؤ، جو ان میں سے ظاہر اور جو چھپی ہوئی ہیں۔''

☆......سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ))

''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں، اسی لیے اس نے بے حیائی کی ظاہر اور پوشیدہ تمام شکلوں کو حرام قرار دیا ہے۔''

صحیح البخاری:4634

......مرد وزن کی مساوات کا مفہوم:

عورت عزت وتکریم کے لحاظ سے، دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقام ومرتبہ حاصل کرنے کے لحاظ سے مرد کے برابر ہے۔ قرآن مجید کی روشنی میں جزاء وسزا کے لحاظ سے مرد وعورت دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مرد وزن میں سے ہر ایک کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [غافر:40]

''جس نے کوئی برائی کی تو اسے ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جس نے کوئی نیک عمل کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوتو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اس میں بے حساب رزق دیے جائیں گے۔''

تہذیبِ مغرب، ایک نظریاتی جنگ

اہل مغرب یہ چاہتے ہیں کہ نظریاتی جنگ میں میڈیا پر آزادی کا شور ڈال کر انسان کو اللہ و رسول کی اطاعت سے ہٹا کر لذت کا غلام اور دلدادہ بنا دیا جائے۔ لذت پرستی کی تکمیل کے لیے آزادی کا نعرہ مغربی فکر کا مؤثر ہتھیار ہے کہ انسان اپنی مرضی اور آزادی کا مالک ہے، تاکہ وہ شریعت کو بالائے طاق رکھ کر لذت و ہوس پرستی کا عادی ہوجائے؛ شہوت پرستی کا بھوت انسان کے عقل پر سوار ہو اور وہ جو من میں آئے کرتا چلا جائے، الغرض انسان کو الہامی قانون سے کوئی سروکار نہ ہو۔

مغربی فکر میں آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے قانون کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ انسان کی خواہش میں رکاوٹ پیدا کرے، انسان کو شریعت کا نہیں لذت کا غلام ہونا چاہیے، جس بات / کام سے انسان کو لذت حاصل ہو، انسان اس کو کرنے کے لیے مکمل آزادی ہو۔

آج یہود و نصاریٰ عالمی میڈیا پر قابض ہیں: ٹی، وی، انٹرنیٹ، اخبار، رسائل اور جرائد و مضامین میں فحش تصاویر کے ذریعے لوگوں کے ایمان کو کمزور کرنے کی کوشش میں مصروفِ عمل ہیں، مذہبی منافرت پھیلانے سے لے کر جدیدیت اور ماڈرن ازم کا جھانسہ دے کر نیم مسلمان بنانے کی ناکام کوشش جدید مغربی فکر کا خاص ٹارگٹ ہے۔

جس کے نتیجے میں آج ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ مغربی ممالک غیر فطری اور ناجائز کاموں میں ہمیشہ سرفہرست میں رہے ہیں۔ ناجائز اولاد یا زنا کی پیداوار مغربی دنیا کا پریشان کن مسئلہ اور لاینحل مسئلہ بن چکا ہے۔ ہم جنس سے جنسی تعلقات کوئی مسئلہ نہیں، مغرب کی عدالتوں میں ایک ہی جنس کے لوگوں کا آپس میں نکاح قانون کا حصہ ہے۔ عریانیت و فحاشیت کی سرے عام اجازت ہے۔ کیوں کہ اللہ کے قانون سے بغاوت اور خواہش نفس کے بے لگام ہونے کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا﴾ [الفرقان:43]

''کیا تو نے وہ شخص دیکھا جس نے اپنا معبود اپنی خواہش کو بنا لیا، تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہوگا۔''

شاعر مشرق علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے
جو عقل کا غلام ہو، وہ دل نہ کر قبول

قربِ قیامت پیش گوئیاں

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو قیامت سے پہلے رونما ہونے والے واقعات، حوادث اور فتن کی پیش گوئی فرمائی ہے، جس میں کچھ چھوٹی علامات اور کچھ بڑی نشانیاں ہیں۔ جن میں سرفہرست سود، زنا، شراب نوشی اور قتل غارت کا عام ہونا ہے۔ جب کہ علم اور علماء اٹھ جائیں گے اور جہالت وغلالت باقی رہ جائے گی۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ))

''میری امت کا ہر فرد درگزر کے قابل ہوگا، سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے اور یہ بھی اعلانیہ گناہ میں سے ہے کہ آدمی رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، پھر صبح کو، باوجود اس بات کے کہ اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا، وہ کہے، اے فلاں شخص! گزشتہ رات میں نے اس طرح کیا، حالانکہ اس نے وہ رات اس طرح گزاری تھی کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کردی تھی اور یہ صبح کو وہ پردہ چاک کر رہا ہے جو اللہ نے اس پر ڈال دیا تھا۔''

صحيح البخاری:6069۔ صحيح مسلم:2990

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ))

''قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب نوشی بہت زیادہ ہو جائے گی۔''

حسن: رواه الطبرانی فی الأوسط :(7691، 8154)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَفْنَى هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَيَفْتَرِشَهَا فِي الطَّرِيقِ، فَيَكُونَ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هَذَا الْحَائِطِ))

''قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ امت فنا اور ختم نہیں ہوگی حتی کہ ایک شخص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عورت کی طرف بڑھے گا اور راستے میں ہی اُسے بچھا لے گا، (اُس سے زنا کا ارتکاب کرے گا) تب لوگوں میں بہتر وہ شخص ہوگا جو کہے گا: کاش تم اِس کو دیوار کے پیچھے چھپا لیتے۔''

حسن: رواه أبو يعلى : (6183) .

مغربی تہذیب کے بالمقابل اشاعت اسلام

مغربی تہذیب کے بالمقابل اشاعتِ اسلام کے اصل محرکات پر غور کرنا ہوگا، تاکہ دونوں تہذیبوں کی حقیقت اور نتیجہ سامنے آسکے۔ مزید ہمیں وہ اسباب تلاش کرنے چاہئیں جو اس اشاعت اسلام کا سبب بنے۔ جن میں سے چند ایک کا ہم یہاں ذکر کریں گے۔

پہلا سبب...... کثرت اشاعت اسلام کا سب سے بڑا اور بنیادی سبب معاشرتی مساوات ہے:

جب کوئی شخص یا قوم اسلام لاتی ہے تو اسے سابقہ مسلمانوں جیسا معاشرتی درجہ حاصل ہوجاتا ہے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے اور کوئی فرق رواں نہیں رکھا جاتا تھا۔ کیوں کہ اسلام میں شودر، برہمن اور پایئیت یا کسی قسم کی معاشرتی تفریق نہیں۔

دوسرا سبب: اشاعت اسلام کا دوسرا سبب قانونی مساوات ہے۔

جس کا معنی یہ ہے کہ معاشرے کا کوئی ممتاز سے ممتاز فرد حتیٰ کہ امیر یا صدر یا بادشاہ بھی قانون کی دسترس سے بالاتر نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ ایسی ریاست کا اقتدار اعلیٰ خود اللہ کی ذات ہوتی ہے۔ باقی سب لوگ اللہ کے ایک جیسے محکوم اور اطاعت گزار بندے ہوتے ہیں۔

جس کی بہترین مثال یہ ہے کہ قبیلہ قریش کی ایک عورت فاطمہ مخزومی نے چوری کی تو آپ ﷺ سے حد موقوف کرنے کی سفارش کی گئی تو آپ نے فرمایا: پہلی امتوں کی ہلاکت کا سبب ہی یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی کمزور جرم کرتا تو اسے سزا دیتے اور اگر شریف وہی جرم کرتا تو اس کی سزا موقوف کردی جاتی۔

صحيح البخاري: 3475

تیسرا سبب: دل ونگاہ اور کردار کی پاکیزگی:

عرب مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ وہ رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہیں۔ کسی پر ظلم نہیں کرتے اور ایک دوسرے کے ساتھ برابری سے ملتے ہیں۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے ہ محمد بن قاسم رحمہ اللہ سندھ اور ملتان کے علاقہ میں تھوڑی ہی مدت رہا۔ حالاں کہ سندھی لوگ ابھی پکے مسلمان بھی نہیں تھے۔ پھر آخر وہ کیا چیز تھی جس نے انہیں محمد بن قاسم کا اتنا گرویدہ بنادیا تھا۔ محمد بن قاسم نے بھی انہیں مسلمان بنانے کی ہرگز کوشش نہیں کی تھی لیکن ان باتوں کے باوجود

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ ازخود اسلام کے قریب تر آ رہے تھے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد مسلمان بھی ہو گئے تھے۔ کیا یہ بھی تلوار کا کرشمہ تھا؟

چوتھا سبب معاملات کی صفائی: مسلمانوں کا معاملات میں صاف گوئی اور امانت داری سے کام لینا:

اسلام میں جائز و ناجائز، حلال اور حرام کو بڑی تفصیل سے واضح کیا ہے۔ ناجائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال کو حرام قرار دیا ہے۔

پانچواں سبب عفو و درگزر: جب کسی جانی دشمن پر پوری طرح قابو پا لیا جائے اس وقت اس کے جرائم سے چشم پوشی کر کے اسے معاف کر دینا بڑے دل گردہ کا کام ہے۔ فتح مکہ ہی ایسی جنگ ہے جس میں دشمن پر پوری طرح تسلط حاصل ہوا۔ اگر اس وقت آپ ان سے بھرپور بدلہ لے لیتے تب بھی ان کی طرف سے کسی انتظامی کارروائی کا اسلام کو خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا تھا اور یہی لوگ اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے جانی دشمن تھے۔ اس کے باوجود آپ نے عام معافی کا اعلان فرما دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ اسلام اس تیزی اور کثرت سے پھیلا کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔

اسلام محض عقائد و نظریات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زندہ جاوید قانون ہے جو مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے اور اس قانون کے نفاذ کے لیے قوت چاہتا ہے۔ اگر کسی جگہ ظلم ہو رہا ہو۔ زنا، چوری، ڈاکہ، قتل و غارت کی وارداتیں ہو رہی ہو۔ لوگوں کا امن و چین غارت ہو رہا ہو تو اسلام کا قانون حرکت میں آئے گا اور تلوار ہاتھ میں لے کر اس کی اصلاح کرے گا۔ خواہ یہ علاقہ مشرکین کا یا اہل کتاب کا اور خواہ اس میں مسلمان بھی رہتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل:90]

”بیشک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com